سانحہ کراچی

جامع مسجد باب الرحمت اور دفتر ختم نبوت

صحیح صورتحال!

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

پاکستان بننے کے بعد کراچی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر سائرہ مینشن بالمقابل ریڈیو پاکستان، ایم.اے جناح روڈ پر قائم ہوا۔۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران کراچی میں مجلس کے مبلغ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ تھے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، شیعہ مکتب فکر کے معروف رہنما اور آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل سید مظفر علی شمسی، معروف احرار رہنما مجاہد ملت ماسٹر تاج الدین انصاری اسی دفتر سے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں گرفتار ہوئے تھے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں کامیابی کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ تھے۔ وہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ سید محمد یوسف بنوری ٹاؤن کے مہتمم اور عالمی مجلس کے مرکزی نائب امیر بھی تھے۔تب شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا ماہنامہ ''بینات'' کراچی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی سرپرستی کے باعث قیام کراچی میں تھا۔

حضرت مفتی صاحب مرحوم اور حضرت لدھیانوی مرحوم کی زیر ہدایت سائرہ مینشن سے جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی میں دفتر منتقل کیا گیا۔ بعد میں اس کی عظیم الشان تعمیر ہوئی، جو اس وقت اپنی خوبصورتی اور محل وقوع کی اہمیت کے پیش نظر ہر گزرنے والے مسلمان کو دعوت نظارہ دیتی ہے۔

یکم محرم کا وقوعہ قتل و دھرنا و گھیراؤ

یکم محرم ۱۴۳۳ھ بروز اتوار ۲۷رنومبر ۲۰۱۱ء کو کالعدم سپاہ صحابہ کے کارپردازان کراچی المعروف اہل سنت والجماعت نے یوم سیدنا فاروق اعظمؓ کے سلسلہ میں پرانی نمائش چورنگی کے راستہ اپنی

ریلی تبت سینٹر لے جانا تھی۔ ان کے بعض لوگ جامع مسجد باب الرحمت کی پارکنگ میں جمع ہوئے، ریلی میں یہاں سے شریک ہوئے۔ ان کے بعض حضرات کا باہر مسجد کے گراؤنڈ میں آنا اور وہاں سے ریلی کے جلوس میں شریک ہونا شیعہ حضرات نے بھی نوٹ کیا، اس لئے کہ نصف صدی کے لگ بھگ اسی چورنگی کے قریب نشتر پارک میں شیعہ حضرات کی مسجد، امام بارگاہ ہے۔ آغاز محرم سے وہاں ان کی اپنے عقیدہ کے مطابق بھرپور سرگرمیاں ہوتی ہیں۔ پرانی نمائش کی چورنگی پر محرم کے دس دنوں میں شیعہ مسلک کی سرگرمیوں کا عروج ہوتا ہے۔ ربیع الاوّل کے بارہ دنوں میں سنی تحریک کے حضرات اس چورنگی کو اپنی سرگرمیوں کے لئے مختص کرتے ہیں۔ ویسے ہر سیاسی و مذہبی تہوار و پروگرام کے لئے یہ چورنگی مرکز کا کام دیتی ہے۔ جب سے اس چورنگی کی بغل میں مسجد باب الرحمت اور دفتر ختم نبوت کا قیام ہوا ہے، فرقہ واریت کے حوالہ سے کبھی یہاں کوئی تنازعہ کھڑا نہیں ہوا۔

یکم محرم الحرام یوم فاروق اعظمؓ کا جلوس اس چورنگی پر پہنچا تو راستہ میں پہلے سے شیعہ حضرات نے اپنی سبیلیں لگائی ہوئی تھیں، ان کے وہاں کیمپ بھی موجود تھے۔ چورنگی پر نعرہ بازی ہوئی، فریقین نے ایک دوسرے کو ترچھی نظروں سے دیکھا، لیکن اتنے میں ریلی آگے بڑھ گئی۔ سبیلوں و کیمپوں پر شیعہ حضرات کا موجود ہونا، ان کی سرگرمیوں کو نہ روکنا اور نہ ہی جلوس کا روٹ تبدیل کرنا، فریقین کو اجازت دے دینا لگتا ہے کہ نادیدہ قوتیں فریقین کے کندھوں کو تھپتھپا رہی تھیں۔

تبت سینٹر جاکر اہل سنت والجماعت کا جلوس اختتام پذیر ہوا، قیادت و کارکن مختلف جہتوں سے چل دیئے، کچھ شرکاء کی واپسی اسی راستہ سے ہوئی۔ کسی سبیل پر شرکاء جلوس کے پسماندگان اور سبیل پر متعین شیعہ کارکنوں کی تو تکار، منہ ماری کے دوران کسی نے فائرنگ کر دی، جس کے نتیجہ میں دو شیعہ کارکن موقع پر جان کی بازی ہار گئے۔ بھگدڑ واقع ہوئی۔ جلوس کے بعض پسماندگان نے مسجد باب الرحمت کا رخ کیا، خود تو آئے اور ہمارے لئے مفت کی آفت ہمراہ لائے: ''ہم تو ڈوبے ہیں صنم تجھے بھی لے ڈوبیں گے'' کا مصداق۔ عصر کا وقت تھا، مسجد باب الرحمت میں حضرت لدھیانویؒ کے زمانہ سے اتوار کے روز عصر کے بعد مجلس ذکر ہوتی ہے، مولانا سعید احمد جلالپوریؒ کے زمانہ سے بھی یہ معمول جاری رہا، آج کل حضرت مولانا محمد اعجاز صاحب امیر عالمی مجلس کراچی، مجلس ذکر کے معمولات کو پورا کراتے ہیں۔ عصر کی نماز کھڑی تھی۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منتظمین، مسجد کے نمازیوں اور مجلس ذکر کے شرکاء کو قطعاً علم نہ تھا کہ باہر کون آیا، کون گیا، پارکنگ میں کون آئے تھے، کون گئے تھے۔ اب باہر کیا ہوا ہے؟ نماز کے دوران شرکاء جلوس کے پسماندگان کا دگڑ دگڑ کرتے ہوئے مسجد میں آنا، اس سے دفتر کے ساتھیوں اور نمازیوں کو خیال ہوا کہ باہر کچھ ہوا ہے، کیا ہوا ہے؟ قطعاً علم نہ ہوسکا۔

سلام پھیرتے ہی مسجد کے دروازے پیٹے گئے، معلوم ہوا کہ نماز کے دوران وضو خانہ کا جو

دروازہ ہمیشہ کھلا ہوتا ہے وہ بھی کسی نے اندر سے بند کردیا ہے۔ اسے کھولا گیا تو رینجرز کے اہلکار پندرہ بیس (یا کم وبیش) اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے آتے ہی دفتر کے ساتھیوں، نمازیوں اور ذاکرین کو علیحدہ ایک سائیڈ پر کردیا اور آؤٹ سائیڈ سے آنے والے حضرات کو علیحدہ ایک سائیڈ پر بٹھادیا۔ بعض موجود حضرات کا کہنا ہے کہ نووارد یعنی جلوس کے پسماندگان میں سے بعض کو مارا گیا، تشدد ہوا، ہاتھ اور آنکھیں باندھی گئیں، ان سے اسلحہ برآمد کیا۔ (جتنے منہ اتنی باتیں۔ صحیح صورتحال اللہ تعالیٰ جانتے ہیں) اتنے میں مسجد کے باہر شیعہ حضرات نے گھیراؤ کرلیا، سڑک والی دیوار توڑی گئی، مسجد کا گھیراؤ کیا گیا، پتھراؤ ہوا، شیشے ٹوٹے، دروازے، کھڑکیوں کو توڑنے کی کوشش کی گئی، نقصان پہنچایا گیا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ہمارے قاتل اندر ہیں، ان کو ہمارے سپرد کرو۔ خدانہ کرے اگر وہ اندر داخل ہوجاتے تو اتنا نقصان ہوتا کہ اس کے تصور سے بھی روح کانپتی ہے۔

آج ملتان دفتر ختم نبوت میں نماز کے دوران فقیر اتفاق سے موبائل بند کرنا بھول گیا۔ مغرب کی نماز میں موبائل سے کال آئی، فقیر نے کاٹ دی، دوسری، تیسری، فقیر کاٹتا رہا۔ بڑی بے چینی سے نماز پڑھی گئی، سلام پھیرتے ہی دیکھا تو مولانا محمد اعجاز کا فون تھا۔ مسجد کے ہال سے باہر صحن میں آیا تو ان سے رابطہ ہوا، انہوں نے صورتحال بتائی۔ فقیر نے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کو فون کیا۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب، حضرت قاضی حسین احمد صاحب، مولانا عزیز الرحمن ثانی کو فون کر کے صورتحال بتائی۔ اب فون بند کیا تو جوابات ملنے شروع ہوگئے۔ مولانا ثانی نے بتایا کہ مولانا عبدالغفور حیدری سے بات ہوگئی ہے وہ ایئرپورٹ کراچی سے شہر آرہے ہیں، ان کی آئی.جی سندھ، ڈی.آئی.جی کراچی، ایڈیشنل آئی.جی سندھ سے بات ہوگئی ہے، انہوں نے صورتحال کو سنبھالنے کا عندیہ دیا ہے اور یہ کہ آئی.جی صاحب دفتر ختم نبوت کراچی کے باہر پہنچ گئے ہیں۔

اتنے میں یکے بعد دیگرے حضرت مولانا فضل الرحمن کے تین فون آئے۔ آپ مسلسل ملتان، فقیر سے، خانقاہ شریف اور کراچی بنوری ٹاؤن سب حضرات سے رابطہ میں رہے۔ سب سے پہلے آپ نے گورنر سندھ کو فون کیا، آپ کے فون کے چند منٹ بعد پولیس ورینجرز نے شیلنگ کر کے مظاہرین کو دوڑانا شروع کردیا۔ جلوس کے پسماندگان کو علیحدہ گاڑیوں میں تھانہ روانہ کیا گیا۔ دفتر کے ساتھیوں، نمازیوں، مجلس ذکر کے شرکاء اور دفتر کے فیملی کوارٹرز میں رہائش پذیر اہل خانہ کو ایک ساتھ دوسری گاڑی میں روانہ کیا گیا۔

حضرت مولانا امداد اللہ مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ، حضرت قاری محمد اقبال، سید حماد اللہ شاہ رہنمائے جمعیت علماء اسلام، مولانا قاضی احسان احمد، رانا محمد انور، محترم جناب منظور احمد میو برابر صورتحال سے باخبر تھے، انتظامیہ سے رابطہ، باہر کے حضرات کو اطلاعات دیتے رہے۔ حضرت مولانا

فضل الرحمٰن، حضرت مولانا عبدالغفور حیدری کی بروقت کرم فرمائی وسرپرستی سے پیش آمدہ ناگہانی مصیبت سے بال بال اللہ رب العزت نے بچالیا کہ کوئی جانی نقصان نہ ہوا۔ اتنے میں حضرت قاضی حسین احمد کا فون آگیا کہ جناب ساجد نقوی تو ملک سے باہر ہیں، البتہ جناب وزارت حسین نقوی سے بات ہوگئی ہے، وہ اس پر سخت رنجیدہ خاطر ہیں کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم تو مشترکہ ہے، اسے کیوں نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے اپنی کراچی کی قیادت سے بات کرنے کا وعدہ کیا ہے، محترم وزارت حسین نقوی بھکر کے ہیں۔ جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی نے بھی ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ کراچی بات کر رہا ہوں، اطمینان رکھیں، دفتر ختم نبوت کی نگہداشت کے لئے دل وجان سے کوشاں ہوں۔

آٹھ بجے کے قریب دفتر کے ساتھی، نمازی وشرکاء مجلس ذکر کو دوسری سائیڈ سے تھانہ لے جایا گیا۔ دفتر کا ہال، دفتر کا کمرہ فیملی کوارٹرز کو تالے لگا کر ساتھی دفتر سے رخصت ہوئے۔ اس وقت دفتر میں رینجرز والے تھے۔

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو تازہ صورتحال سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے صوبہ سندھ کی قیادت سے بات کی کہ ناگہانی باہر سے آنے والے اور دفتر میں موجود، نمازی وذاکرین دونوں کی پوزیشن جداجدا ہے۔ جن جن حضرات پر آپ کو شبہ ہو ہم قطعاً ان کی سفارش نہیں کرتے، چاہے وہ ہمارے نمازی ساتھی یا دفتر کا عملہ بھی کیوں نہ ہو، لیکن اگر یہ بے گناہ ہیں تو اندھے کی لٹھ مشکوک وبے گناہ سب کو برابر نہ رکھیں۔ اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ جن جن سول، یا رینجرز، پولیس یا صوبائی انتظامیہ کے آفیسران سے جس کی بات ہوئی، سب آفیسران نے یہ کہا کہ دفتر، اس کا عملہ، نمازی وذاکرین بے قصور ہیں، ان کو ہم نے گرفتار نہیں کیا، صرف حفاظتی نقطۂ نظر سے حصار میں لیا ہے۔ قصہ کوتاہ کہ رات بارہ بجے تمام ہمارے ساتھیوں کو رہا کر دیا گیا۔

لیکن یہ صدمہ کبھی نہ بھولے گا کہ ہمارے اہل خانہ، معصوم دودھ پینے والے بچوں، نمازیوں اور دفتر کے عملہ کو جب آزاد کیا جارہا تھا تو باہر سے ایک صاحب نے پولیس افسران سے واویلا کیا کہ یا تو دوسروں کو بھی رہا کرو، ورنہ ان کو بھی رہا نہ کرو۔ ان کے نزدیک گھر میں بیٹھے ہوئے غیر متعلقہ حضرات اور اس شوروشر سے جان بچا کر گھس آنے والے دونوں کو ایک ترازو میں تولنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ان کا کیا شکوہ کرنا ہے:

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

اللہ تعالیٰ نے ہماری اس بلائے ناگہانی سے جان چھڑادی۔ رات ساڑھے بارہ بجے کے بعد کہیں جا کر سکھ کا سانس لینا نصیب ہوا۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم تو ایک ایک سیکنڈ تمام کاروائی کی سرپرستی فرمارہے تھے۔ حضرت امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم

سے بھی مسلسل رابطہ رہا۔ آپ بھی برابر دعاؤں سے ہماری سرپرستی فرمارہے تھے۔

۲محرم الحرام، ۲۸ر نومبر ۲۰۱۱ء

جمعیت علماء اسلام کراچی کے رہنما حضرت مولانا قاری محمد عثمان، جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے حضرت مولانا امداد اللہ، حضرت مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا محمد اعجاز، مولانا قاضی احسان احمد، قاری محمد اقبال، راؤ منظور احمد ایڈووکیٹ، جناب رانا محمد انور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں جمع ہوئے۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد سعید اور دیگر حضرات بھی شریک مشاورت ہوئے۔ طے ہوا کہ:

۱...... انتظامیہ سے ملاقاتیں کرکے صحیح صورتحال سے انہیں باخبر کیا جائے۔

۲...... دفتر ختم نبوت پر رینجرز کا قبضہ ہے، وہاں پر جاکر اپنے دفتری معمولات کو شروع کیا جائے۔

۳...... گورنر، وزیر اعلیٰ، آئی۔جی، ایڈیشنل آئی۔جی، ڈی۔آئی۔جی، کمشنر، وزیر داخلہ، ہوم سیکرٹری اور دیگر حضرات سے ملاقات کا وقت لیا جائے۔

۴...... کراچی کی شیعہ قیادت کو بھی صحیح صورتحال سے باخبر کیا جائے۔

۵...... چنانچہ ان متذکرہ حضرات سے ملاقات کے لئے محضر نامہ تیار کیا گیا۔

کمشنر صاحب سے اسی دن پہلے وقت ملاقات ہوگئی۔ کمشنر صاحب نے وفد کے مطالبات کو ہمدردی سے سنا اور تمام مطالبات کو تسلیم کرنے کا وعدہ کیا۔ نیز انہوں نے کہا کہ ضلعی، ڈویژنل، ورپراونشنل ہر میٹنگ میں یہی دھراہا گیا کہ اس وقوعہ سے ذرہ برابر مجلس تحفظ ختم نبوت، مسجد اور نمازیوں کا قطعاً تعلق نہیں ہے۔ اندر داخل ہونے والے یا باہر گھیراؤ کرنے والے دوسرے لوگ تھے، مجلس کا اس میں قطعاً دخل نہیں۔ کمشنر صاحب نے فرمایا کہ شام کو آپ دفتر میں جائیں، دفتر کا تمام نظم سنبھال لیں۔ اس وقت مقتولین کا جنازہ اس چورنگی پر ہورہا ہے، سخت دباؤ ہے، اس سے ہم فارغ ہوں تو دفتر آپ کے سپرد ہوجائے گا۔ شام کو محترم قاری محمد اقبال صاحب، سید کمال شاہ، جناب سید انوار الحسن شاہ صاحب دفتر گئے۔ تو رینجرز کا لشکر دفتر میں براجمان، دفتر کے تالے کاٹے ہوئے۔ فیملی کوارٹرز کے تالے کاٹے ہوئے، سیف ٹوٹے ہوئے، ہر گھر سے زیورات ونقدی، دفتر سے سیف توڑ کر جو طوفان نگہبانوں نے قائم کیا ہوا تھا، الامـــان۔ غرض جو محافظ تھے انہوں نے جو حشر کیا وہ بہت ہی افسوسناک تھا۔ اب تازہ صورتحال، مطالبات اور نقصانات کی تفصیل مرتب کی گئی۔ ان میں سے آئی جی صاحب کو جو محضر نامہ پیش کیا گیا، اس میں تمام تفصیلات موجود ہیں۔ اس کی نقل پیش خدمت ہے۔

گرامی قدر محترم جناب آئی جی سندھ پولیس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

معروض آنکہ علماء کرام کا یہ نمائندہ وفد جو آج مورخہ ۲۸/نومبر ۲۰۱۱ء بروز پیر آپ سے ملاقات کر رہا ہے۔اس ملاقات کا پس منظر گزشتہ روز دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت متصل جامع مسجد باب الرحمت واقع پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ پر رونما ہونے والا دل سوز، رقت آمیز اور انتہائی دردناک واقعہ ہے جس کی تفصیلات سے آنجناب بخوبی واقف ہو چکے ہیں، تاہم وفد کا آپ کی خدمت میں پیش ہونا ایک تو اس غرض سے ہے کہ ہم یعنی علماء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کے سامنے اپنی پوزیشن اور جماعتی اصول اور ترتیب کو واضح کریں اور آنجناب کے توسط سے اپنے جائز حقوق اور مطالبات پورے کئے جانے کی بھرپور درخواست کریں۔

گزارش یہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کا وہ نمائندہ اجتماعی، اتفاقی اور غیر متنازعہ پلیٹ فارم ہے جو ایک عرصہ سے امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت، عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا فریضہ انتہائی ذمہ داری کے ساتھ پورا کر رہا ہے، عرض یہ ہے کہ یہ پلیٹ فارم کسی ایک مسلک یا گروہ کی ترجمانی نہیں بلکہ ملت اسلامیہ اور اسلامیان پاکستان کی تحفظ ناموس رسالت سے متعلق رہنمائی کرتا ہے، جب سے فتنہ قادیانیت نے سر اٹھایا امت کے جید ترین اسکالر میدان میں آئے اور عوام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا کیس سمجھایا۔اس کے لیے مولانا انور شاہ کشمیری ہوں یا مولانا ثناء اللہ امرتسری، شیعہ رہنما علی الحائری ہوں، یا مولانا احمد رضا خان بریلوی ہوں یا پیر مہر علی شاہ گولڑوی ان تمام اکابرین نے ختم نبوت کے تحفظ کی صدا کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچایا۔

اس سے آگے چلیں ۷۴/۱۹۵۳ء کی تحریک ہائے ختم نبوت میں بھی آپ کو تمام مکاتب فکر ایک جان نظر آئیں گے۔سید اظہر حسن زیدی، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، بریلوی مکتبہ فکر کے مولانا سید محمد احمد قادری، شیعہ مکتبہ فکر کے مظفر علی شمسی، علی غضنفر کراروی، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر، مفتی جعفر حسین، سید محمد دھلوی اور مولانا شاہ احمد نورانی، آغا مرتضیٰ حسن پویا، پروفیسر غفور احمد، دیگر جماعتوں کے رہنماؤں پر نظر ڈالتے جائیں اور ان کی اسی پلیٹ فارم پر زیارت کرتے چلے جائیں، آج بھی جبکہ ہم اور آپ ۲۰۱۱ء سے گزر رہے ہیں، مولانا فضل الرحمن،، سید منور حسن، مولانا سمیع الحق، علامہ ساجد میر، علامہ ضیاء اللہ شاہ بخاری، ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر، علامہ محمد انس نورانی، علامہ ساجد علی نقوی، ہدایت حسن نجفی اور دیگر امت کے زعما اسی پلیٹ فارم پر جمع ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے نمائندہ پلیٹ فارم کو اس طرح نقصان کیوں پہنچایا گیا؟ واضح رہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کسی قسم کی ریلی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

محمد اعجاز مصطفیٰ	قاری محمد عثمان
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی	امیر جمعیت علماء اسلام کراچی

دفتر اور گھروں میں نقصانات کا تخمینہ

قاضی احسان احمد صاحب کے گھر سے

۱......گھر کی الماریاں اور دروازوں کو بری طرح توڑا گیا ۲......گولڈن گھڑی، پرفیوم وغیرہ۔

۳......طلائی زیورات وزن تقریباً، 11 تولہ سونا۔ ۴......خشک میوہ جات جو ہاتھ لگ گیا۔

انور رانا صاحب کے گھر سے

۱......شہداء کے ورثا کے لیے امانتیں اور ہفت روزہ رسید بک کے ایک لاکھ اکہتر ہزار روپے۔(1,71000/=)

۲......ایک عدد سٹیزن گھڑی لیڈیز، ایک عدد سٹیزن گھڑی جینٹس، ۳......چاندی کی انگوٹھی ایک عدد۔

سید انوار الحسن صاحب کے

۱......30 بور پستول لائسنس یافتہ۔ ۲......نقد رقم، دو لاکھ بیس ہزار روپے(2,20000)

۳......موبائل فون نوکیا ڈبل سم C-2 اور کاغذات۔

کمال شاہ صاحب کے

۱......تیس ہزار روپے کیش(30,000) ۲......چھ جوڑے کپڑے۔ ۳......موبائل چارجر

مولانا اعجاز صاحب کے

ایک عدد لیپ ٹاپ core i5

اللہ وارث صاحب کے

۱......زیورات(2 تولہ سونا) ۲......نقدی پندرہ ہزار روپے(15000) ۳......موبائل فون

مولانا توصیف احمد صاحب کے

۱......نیو ہینڈ بیگ ۲......ایرو سافٹ کے جوتے ۳......شہد کی بوتل ۴......موبائل چارجر

۳رمحرم ۲۹رنومبر ۲۰۱۱ء

آج مختلف افسران سے ملاقاتیں رہیں۔ دفتر کھل گیا۔ نقصانات کا جائزہ لینے کے لئے ایس ایس پی، ڈی آئی جی، رینجر آفیسران آئے، انہوں نے پورے دفتر کا جائزہ لیا، آج تمام رینجر پولیس

دفتر سے باہر چلی گئیں۔ مین گیٹ پر موبائل کھڑی کی گئیں یا چھت پر چند اہل کار موجود رہے۔ ایف آئی آر درج کرانے کے لئے افسران سے ملاقاتیں ہوئیں، وہ ایف آئی آر کا رجسٹر لے کر دفتر آئے۔ جب ہماری طرف سے اس نقصان کی تمام تر ذمہ داری رینجرز اور پولیس پر ڈالی گئی تو وہ منقار زیر پر ہوئے، ایف آئی آر میں انہوں نے پوری پولیس مہارت سے کام لیا، اللہ رب العزت ترس فرمائیں۔ آج کے روز طے ہوا کہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب جا کر اسلام آباد حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب کو ملیں جو آپ نے تعاون فرمایا اس پر شکریہ ادا کریں۔ مزید پوری صورت حال سے آپ کو باخبر کیا جائے۔ چنانچہ آج شام صاحبزادہ صاحب کی حضرت مولانا فضل الرحمان مدظلہ سے ملاقات ہوئی، آپ نے صوبائی حکومت سے مذاکرات کی تفصیلات سے محترم صاحبزادہ صاحب کو آگاہ فرمایا، نیز فرمایا کہ میں پہلی فرصت میں جا کر کراچی دفتر پریس کانفرنس کروں گا اور معاملہ کو آبرومندانہ طور پر حل کریں گے۔ آج رات گئے فقیر نے ملتان سے کراچی کا سفر کیا۔

۴ر محرم ۳۰ر نومبر ۲۰۱۱ء

آج صبح مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب بھی اسلام آباد سے کراچی تشریف لائے۔ محترم رانا محمد انور اور فقیر راقم نے آپ کو ایئر پورٹ سے لیا، جامعۃ العلوم الاسلامیہ گئے۔ مخدوم محترم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، حضرت مولانا امداد اللہ صاحب، راؤ منظور احمد ایڈووکیٹ، حضرت قاری محمد اقبال، مولانا محمد سعید بھی تشریف لائے۔ ایف آئی آر میں پولیس کے دجل کا کیا حل ہو۔ ایس ایچ او، ڈی ایس پی صاحب بھی تشریف لائے۔ عصر تک مشاورت جاری رہی۔ آج طے ہوا کہ کل دفتر میں اپنے مسلک کے تمام اہم دینی مدارس کے نمائندگان کا اجلاس طلب کیا جائے، گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک اجلاس ہو، تین بجے پریس کانفرنس رکھی جائے۔ عصر کے بعد دفتر حاضری ہوئی، عشاء تک قیام رہا۔ شہری قیادت تشریف لاتی رہی، ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ محترم صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے جامعہ اسلامیہ کلفٹن حضرت مفتی ابوہریرہ کے ہاں اور فقیر نے جامع مسجد خاتم النبیین جامعہ یوسفیہ میں حضرت مولانا محمد طیب لدھیانوی کے ہاں جا کر قیام کرنا تھا، جو پہلے سے طے تھا، چنانچہ ایسے ہوا۔

۵ر محرم، یکم دسمبر ۲۰۱۱ء

حضرت مولانا محمد طیب لدھیانوی، حضرت مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی کی سرپرستی میں فقیر دفتر حاضر ہوا تو حضرت مولانا قاری محمد عثمان، حضرت مولانا امداد اللہ، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، رانا محمد انور، مولانا عبیداللہ خالد جامعہ فاروقیہ، مولانا محمد اعجاز، حضرت مولانا صاحبزادہ محمد سعید تشریف لا چکے تھے۔ معلوم ہوا کہ وزیر داخلہ سندھ نے ملاقات کے لئے ساڑھے گیارہ بجے دن بلایا ہے، چنانچہ

متذکرہ حضرات ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔

مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اور فقیر راقم علماء میٹنگ میں شریک ہوئے۔ ہر چند کہ گزشتہ روز عشاء کے قریب صرف فون پر اطلاع کی گئی تھی، کوئی دعوت وایجنڈا نہ بھجوایا جاسکا، لیکن تمام اہم دینی مدارس کے نمائندگان اجلاس میں شریک ہوئے، اس سے بہت ہی حوصلہ ہوا۔ طے ہوا کہ ۱۰ارمحرم کے بعد بڑا، بھرپور تمام مکاتب فکر کا نمائندہ اجلاس بلایا جائے۔ اتنے میں وزیر داخلہ سے ملاقات کے لئے جانے والا وفد بھی تشریف لے آیا، انہوں نے بھی مثبت ملاقات کے نتائج سے باخبر کیا۔ ظہر کی نماز تک اجلاس جاری رہا۔

ظہر کے بعد رینجرز وپولیس کی ہائی کمان ملاقات کے لئے دفتر آئی، ان کا اصرار تھا کہ پریس کانفرنس ملتوی کی جائے، حالات میں تلخی ہے، امن کا تقاضا ہے۔ ہمارے حضرات نے ان پر واضح کیا کہ اطمینان رکھیں، پریس کانفرنس تو کسی قیمت پر ملتوی نہ ہوگی، ہم اعلان سے قبل تو بار بار سوچتے ہیں کہ یہ اعلان کریں یا نہ کریں، لیکن جب اعلان ہو جائے تو ملتوی کرنا وہ کوئی اور ہوگا، ہم سے اس کی توقع نہ رکھیں۔ پریس کانفرنس ہوئی، اس کا متن یہ ہے:

پریس کانفرنس کا متن

''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان، مولانا عبدالکریم عابد، مولانا اقبال اللہ، قاری محمد اقبال۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا فریضہ ادا کرتے ہوئے دنیا بھر میں فتنۂ قادیانیت کے خلاف برسر پیکار ہے۔ پاکستان میں تمام مکاتب فکر کی تائید و حمایت سے نہ صرف ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو تمام مکاتب فکر کے زعماء نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا، بلکہ آج تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کی تائید سے اس عظیم مشن کی تکمیل کے لئے میدان عمل میں ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا فرقہ واریت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے، ہر دور میں اور ہمیشہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے اسی جذبہ سے جدوجہد کی ہے، جس جذبہ سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک چلائی جارہی ہے۔

یکم محرم کو کراچی میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے کے لئے باب رحمت مسجد پر شرپسندوں اور ملک دشمن عناصر نے حملہ کرکے نہ صرف مسجد کے تقدس کو پامال کیا، بلکہ تمام دفتری عملہ اور اتوار کے روز کی حسب معمول

مجلس ذکر کے درجنوں لوگوں اور دفتر میں موجود فیملی گھروں کو محصور کر رکھا، جس سے بہت بڑے خون خرابے کا اندیشہ تھا کہ فوری طور پر رینجرز اور پولیس کی بھاری نفری نے حالات پر قابو پانے کے لئے اقدامات کئے، جس کے بعد رات ۸ بجے سے پوری مسجد اور دفتر ختم نبوت کا کنٹرول رینجرز اور پولیس نے سنبھال کر ختم نبوت کے پورے دفتری عملہ کو بشمول فیملی وخواتین اور بچوں کے درخشاں تھانہ لے جاکر بند کردیا، بعد ازاں مذاکرات کے بعد چونکہ مجلس ختم نبوت کا ایسے کسی بھی واقعہ سے تعلق نہیں تھا، پورے عملہ، فیملی اور مجلس ذکر کے شرکاء کو رہا کردیا گیا۔ لہٰذا آج اس سانحہ سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کے لئے کراچی کے اکابر علماء کرام کا ایک نمائندہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر صاحبزادہ عزیز احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جمعہ ۲؍دسمبر کو کراچی بھر میں سانحہ نمائش کے خلاف یوم احتجاج منایا جائے گا۔ ائمہ مساجد اور خطباء نماز جمعہ کے اجتماعات میں مسجد باب الرحمت کے تقدس کی پامالی اور جلاؤ گھیراؤ کی مذمتی قراردادیں منظور کرائیں گے۔

اجلاس میں اس سانحہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے عوام سے پُرامن رہنے کی اپیل کی۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ سانحہ نمائش کی عدالتی تحقیقات کرواکر ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے، تاکہ آئندہ ملک اور اسلام دشمن عناصر شہر کے امن کو تباہ کرنے کی ناپاک سازش نہ کرسکیں۔ اجلاس میں مسجد کے تقدس کو پامال کرنے، جلاؤ گھیراؤ کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ دفتر ختم نبوت میں کئے گئے نقصانات کا ازالہ کرتے ہوئے درج ذیل مطالبات کو فوری منظور کیا جائے، ورنہ تمام مکاتب فکر کا اجلاس طلب کرکے آئندہ کا لائحہ عمل ہماری مجبوری ہوگی۔

مطالبات

۱...... اس سانحہ کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرکے شرپسند عناصر کو بے نقاب کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۲...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واقع پرانی نمائش کے احاطے کے اردگرد مضبوط اونچی دیوار لگا کردی جائے۔

۳...... بوقت سانحہ دفتر میں موجود عملہ اور محفل ذکر میں شریک احباب کے مالی نقصان کی فی الفور تلافی کی جائے۔

۴...... مستقل بنیادوں پر ہمہ وقتی مکمل سیکورٹی کا انتظام خصوصاً محرم اور ربیع الاول کی کسی بھی ریلی جلسہ یا جلوس کی صورت میں کیا جائے۔

۵...... دفتر ختم نبوت کے عملہ اور مجلس ذکر میں موجود افراد سے رینجرز نے موبائل فون لے لئے تھے، وہ تمام واپس کروائے جائیں۔

۶...... دفتر کی پارکنگ میں موجود جن چار گاڑیوں اور ۴۲ موٹر سائیکلوں کو جلایا گیا، ان کا معاوضہ ادا کیا جائے۔

۷...... ۲۷ر نومبر ۲۰۱۱ء یکم محرم ۱۴۳۳ھ کو انتظامیہ نے عملہ کو دفتر ختم نبوت سے بے دخل کیا، اور مسجد سمیت پورے دفتر اور فیملی گھروں کو اپنے کنٹرول میں لے لیا اور اس کے بعد دفتر ختم نبوت کے مرکزی ہال کے دروازے کا تالہ توڑا اور اندر کے دروازوں، گھروں کے دروازوں اور گھر میں موجود الماریاں اور بکسے وغیرہ توڑ کر ان میں سے نقدی، لیپ ٹاپ، قیمتی اشیاء، زیورات اٹھالیے گئے، تمام نقصانات کا تدارک کیا جائے۔

۸...... ۲ر دسمبر جمعہ کو خطباء مساجد میں اس شر پسندی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں گے اور فرقہ واریت سے شہر کو بچانے کی اہمیت پر خطاب کیا جائے گا۔''

پریس کانفرنس سے کچھ وقت پہلے شیعہ قیادت کا فون آیا کہ ہم اس واقعہ پر اظہار ہمدردی کے لئے دفتر آنا چاہتے ہیں، ہم اس سانحہ سے اظہار لاتعلقی کرتے ہیں، گھیراؤ کرنے والے شر پسند تھے، ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر ان حضرات کا اس ہمدردی پر شکریہ ادا کیا گیا۔

آج کے دن بعض اخبارات میں اہل سنت والجماعت کی طرف سے اشتہار شائع ہوا کہ جینا ہوگا، مرنا ہوگا، دھرنا ہوگا۔ ۲ر دسمبر جمعہ کو اس پرانی نمائش چورنگی پر دھرنا کا اعلان تھا۔ پریس کانفرنس کے بعد جناب مولانا محمد رضوان، حافظ محمد عمران برادران تشریف لائے کہ ابھی شیعہ حضرات کے مقرر نے سٹیج پر اعلان کیا ہے، ہم نے خود سنا ہے کہ: آدمی بھی ہمارے مرے ہیں، وہ قاتل ہیں، دھرنا بھی وہی دینا چاہتے ہیں۔ تو ہم تیار ہیں، اب دھمکیاں نہ دیں، کل پوری تیاری کر کے آئیں، ہم بھی وہاں ان کا انتظار کریں گے، صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا ہے، اب وہ ضرور آئیں۔ یہ دونوں بھائی بہت پریشان کہ ادھر دھرنے کا اعلان، ادھر تیار رہنے کا اعلان، کل کیا ہوگا؟ دفتر کی سیکورٹی کے لئے فکر کرنا چاہئے۔ فقیر نے مسکرا کر کہا کہ اطمینان رکھیں، کچھ نہیں ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ وہ کیسے؟ فقیر نے عرض کیا کہ رات کسی ایک آفیسر کا فون آئے گا، ادھر دھرنا ملتوی ہو جائے گا، ''نہ نو من تیل ہوگا، نہ رادھا ناچے گی'' چنانچہ اگلے دن یہی ہوا کہ دھرنا ملتوی ہوگیا۔ جو عزیز محض دین کے حوالہ سے آئے اور گرفتار ہوئے، بے قصور ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو رہائی نصیب فرمائے۔ جو قصوروار ہیں، حکومت کا فرض بنتا ہے کہ انہیں

قانون کے سپرد کریں، کسی پر زیادتی نہ ہونی چاہئے۔

یکم ردسمبر شام تک جن حضرات کی وجہ سے ہم ابتلاء کی اس بھٹی سے گزرے، ان کی طرف سے رسمی ہمدردی کے دو بول بھی نہیں سنے۔ جیتے رہو شیر دل بہادر ایسے کیا کرتے ہیں۔ ۲ ردسمبر کی صبح ایک دوست کا فون آیا، اس پر فقیر نے یہ شکوہ نوٹ کرایا، اس کے بعد کسی کا ہمارے کسی بزرگ کو فون آئے تو وہ بعد از مرگ واویلا والی بات ہوگی۔ وہ اور ہوں گے جن کو تم سے امید وفا ہوگی۔

فقیر ۶ رمحرم الحرام کو واپس آ گیا۔ صاحبزادہ صاحب بھی واپس تشریف لے گئے۔ ۷ رمحرم کو گورنر سندھ نے ملاقات کے لئے بلایا، رفقاء گئے، انہوں نے وعدے فرمائے۔ کمشنر صاحب نقصانات کے تخمینہ کی تعیین کے لئے تشریف لائے۔ آگے جو اللہ رب العزت کو منظور ہوگا۔ اس تحریر کے وقت آج ۸ رمحرم الحرام ہے۔ ۹، ۱۰ رمحرم درمیان میں باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پورے ملک سمیت کراچی کو فرقہ واریت کی لعنت سے محفوظ فرمائیں۔

پیشگی دل میں جو خدشہ ہے عرض کئے دیتا ہوں کہ وفاقی وزیر داخلہ جناب رحمان ملک جہاں تخریب کاری ہو فوراً کالعدم لشکر جھنگوی یا کالعدم سپاہ صحابہ پر الزام دھر دیتے ہیں، لیکن اس واقعہ کو انہوں نے غیر ملکی سازش قرار دیا ہے۔ اس تبدیلی کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ نادیدہ قوتوں نے اب پھر دونوں پہلوانوں کو میدان میں اترنے کا گرین سگنل دے دیا ہے۔ خاکم بدہن۔ اللہ تعالیٰ فرقہ واریت کے عفریت سے ہمارے ملک کی حفاظت فرمائیں۔

لیجئے! یہاں تک ۹ رمحرم کو پروف پڑھ چکا تھا تو جھنگ سے ایک افسوسناک اطلاع ملی۔ ایران کا امریکی ڈرون کو گرادینا، برطانیہ و ایران کا ایک دوسرے کے سفیروں کو باہر نکال کرنا، سعودیہ کے حضرات کا مختلف لوگوں کو بلا کر میٹنگز کرنا وغیرہ، کڑیوں کو ملایا جائے، بلوچستان کی صورتحال کو سامنے رکھا جائے، پاکستان میں میموسکینڈل سے توجہ ہٹانے کے لئے نیا ایشو درکار ہے۔ غرض اندرون و بیرون کے حالات غمازی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک عزیز کو نئی آفت سے بچادیں۔ **وما ذالک علی الله بعزیز!**

قارئین کرام! آپ کا ہمارا دین کا رشتہ ہے۔ ساری زندگی بزرگوں سے یہی پڑھا ہے کہ جسے حق سمجھا **علی الاعلان علی رغم الانف الاعداء!** برملا کہا اور اب بھی عرض کرتا ہوں کہ گولی، اور گالی مسئلہ کا حل نہیں۔ ٹھنڈے دل سے مسائل کا حل تلاش کیا جانا چاہئے، اسی میں ملک وملت کی خیرخواہی مضمر ہے۔ اوّل و آخر، دوست و دشمن، اپنے پرائے، سب سے یہی درخواست ہے۔ سمجھ آجائے تو شکریہ! نا سمجھ آئے تو دیوار پر ماردی جائے۔ ہم رہیں نہ رہیں اللہ تعالیٰ ملک عزیز کی حفاظت فرمائیں۔ آمیـــن.

بجاه النبی الکریم!

☆☆...☆☆